اور تمہارے درمیان ہے: (حتی رأیت ظلي و ظلكم) یہاں تک کہ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ دیکھا، میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا کہ تم پیچھے ہٹ جاؤ، تو میری طرف وحی کی گئی کہ آپ ﷺ ان کو اپنی جگہ کھڑا رہنے دیں، بے شک آپؓ نے اسلام قبول کیا، انہوں نے بھی اسلام قبول کیا ہے، آپ ﷺ نے ہجرت کی، انہوں نے بھی ہجرت کی، آپ ﷺ نے جہاد کیا انہوں نے بھی جہاد کیا، میں نے اپنے لئے تم پر سوائے نبوت کے کچھ فضیلت نہیں دیکھی"۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۲/۵۱) (مستدرک حاکم: ۴/۴۵۶) امام حاکمؒ اور امام ذہبیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

یہ صحیح حدیث رسول اللہ ﷺ کے سایۂ مبارک کے ثبوت پر بین دلیل ہے۔

سوال: تشہد میں انگلی کہاں سے کہاں تک اٹھائی جائے اور اس کو حرکت دینا کیسا ہے؟

جواب: تشہد میں رفع سبابہ یعنی انگلی اٹھانا اور اس کو حرکت دینا سنت ہے، یہ حرکت تشہد کے شروع سے لیکر آخر تک دینی چاہیے، جیسا کہ حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپؐ تشہد میں بیٹھے، ہاتھ کا حلقہ بنایا: (ثم رفع إصبعه فرأيته يحركها يدعوبها) پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک اٹھائی میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اس کو حرکت دے رہے تھے اور اس کے ساتھ دعا کر رہے تھے"۔ (نسائی: ۸۸۹، ۱۲۶۸) (مسند امام احمد: ۴/۳۱۸) (صحیح ابن خزیمہ: ۷۱۴) (المنتقی لابن الجارود: ۲۰۸) (الموارد: ۴۸۵) (بیہقی: ۲/۱۳۲) (المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲/۳۵ اسنادہ صحیح)

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ انگلی تشہد کے شروع سے لے کر آخر تک اٹھا کر (تھوڑا سا خم دے کر) حرکت دی جائے۔

فائدہ نمبر ۱: انگلی کو تھوڑا سا خم دینے کے بارے میں ابو داؤد (۹۹۱) نسائی اور ابن ماجہ میں "حسن" درجے کی حدیث آتی ہے۔

فائدہ نمبر ۲: ابو داؤد (۹۸۹) جس میں حرکت کی نفی کا ذکر ہے، وہ محمد بن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے

فائدہ نمبر ۳: انگلی "لا إله" پر اٹھانا اور "إلا الله" پر گرا دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

فائدہ نمبر ۴: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے حسن درجے کی روایت ہے کہ: (لا يجاوز بصره إشارته) "نبی کریم ﷺ کی نظر مبارک آپؐ کے اشارہ سے تجاوز نہیں کرتی تھی"۔ (ابو داؤد: ۹۹۰) (نسائی) (شرح السنۃ للبغوی: ۶۷۷) ابن عجلان نے مسند امام احمد: ۴/۳ میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

فائدہ نمبر ۵: مولوی عاشق الٰہی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں: "تشہد میں جو رفعِ سبابہ کیا جاتا ہے، اس میں تردد